بسم اللہ الرحمن الرحیم

"روافض کی اذان کے متعلق انہیں کے اکابر کا قول ہے کہ اذان میں کچھ الفاظ کا اضافہ کر لیا ہے اور وہ بھلا تہ"ا ہیں"

از افادات

امام اہلسنت، مجددِ دین وملت اعلیٰحضرت
شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ
مسمّٰی بنام تاریخی

الادلۃ الطاعنۃ
فی
اذان الملاعنۃ

محمد حبیب الرحمٰن

ابن جناب حکیم مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب نقشبندی
خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ چکوال نے

مکتبہ رضویہ پرانی سبزی منڈی چکوال،
سے شائع کیا

کل صفحات 16

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں



مطبوعہ : ایس ٹی پرنٹرز راولپنڈی

تعداد اشاعت : ایک ہزار

قیمت : ایک روپیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

تعارف

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالےٰ

اللہ تعالیٰ عزّ وجل نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو مبعوث فرمایا تو قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو آپ کی معیت کا شرف بخش کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ چونکہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی تھے۔ لہٰذا تبلیغ کو جاری رکھنے کے لئے حسبِ فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسے عظیم المرتبت اشخاص پیدا فرمائے جو اپنے زمانے میں بے نظیر و بے مثال ثابت ہوئے۔ انہی بلند پایہ ہستیوں میں سے ایک ہیں عاشق رسولِ مقبول مجددِ مائۃ الحاضرہ امام اہلِ سُنت اعلیٰ حضرت شاہ محمد احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء بمقام بریلی ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد مروجہ علوم وفنون کی تکمیل اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا شاہ علی نقی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کی اور قریباً ۱۴ رسال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہوگئے۔ اسکے بعد سلسلہ طریقت میں ۱۲۹۴ھ میں مارہرہ شریف حضرت سیدنا آلِ رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ

کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور آنحضور سے تمام سلاسل کی اجازت و خلافت وسند حدیث حاصل فرمائی۔ آپ کے والدِ ماجد کو بھی حضرت آلِ رسول سے سند خلافت و اجازت تھی۔ پیر و مرشد نے قبل وفات ۱۲۹۶ھ اپنے ولی عہد سجادہ نشین ابوالحسین نوری رضی اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمایا۔ آپ کی قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ کم وبیش ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ باوجود بہت قلیل اساتذہ کے اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ کو علوم و فنون کا گنجینہ بنا دیا۔ اس عالمِ رنگ و بو میں ایسی جامع العلوم ہستیاں بہت کم ہی پائی جاتی ہیں۔ آپ کم وبیش پچاس علوم و فنون میں یگانہ روزگار تھے اور ہر فن میں آپ کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ تفسیر ہو یا حدیث و علم حدیث۔ علمِ کلام ہو یا عقائد۔ فقہ تصوف۔ تاریخ مناقب۔ لغت۔ جفر۔ تکسیر۔ جبر و مقابلہ لوگارثم مثلث ہندسہ۔ ریاضی۔ توقیت۔ منطق۔ علم ہیئت پر تقریباً پانچ صد کتب کی فہرست المیزان بمبئی نے شائع کی ہے۔ جبکہ آپ کی مجموعی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک بتلائی جاتی ہے

اعلیٰ حضرت کو ایک عاشقِ رسول ہونے کے علاوہ صحابہ کرام رضہ و اہل بیت عظام رضہ سے اس درجہ عقیدت تھی کہ آپ کے قلم کی ہر جنبش سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ فقہ حنفی میں زمانہ حال میں ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ غرضیکہ آپ نے زندگی بھر اپنے قلم سے اللہ و رسول اللہ اور صحابہ کرام رضہ کی عزت و حرمت کی حفاظت کا کام لیا۔ آپ کا قلم نہ کبھی بہکا اور نہ ہی دنیاوی مفاد کے لئے کبھی حرکت میں آیا۔ آپ کا مطمع نظر صرف اللہ و رسول کی خوشنودی تھی۔ جیسا کہ خود ہی فرمایا ؎

کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

غرضیکہ آپ نے زندگی بھر بد مذہبوں کا رد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا۔ گستاخان رسول اللہ کو تو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس طرح فتنہ تفضیل و رفض و ختم نبوت کے سلسلہ میں گراں بہا کتب تصنیف فرمائیں کہ جن کا جواب کسی سے بھی نہ بن پڑا۔ یعنی آپ نے جہاں توحید و رسالت کا صحیح تصور پیش فرمایا وہاں صحابہ کرام رضہ و اہل بیت کے مقام کی نشان دہی فرمائی۔ متعدد کتب میں ثابت فرمایا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد افضل البشر

بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ رد تفضیلیت و رفض تو آپ کو اپنے پیر خانہ سے ورثہ میں ملی تھی۔ فقہ حنفی میں آپ کی جلالت ملاحظہ فرمانے کے لئے فتاویٰ رضویہ ہی کافی ہے۔ آپ نے امام الاعظم ابوحنیفہ رح کے قدم بہ قدم چل کر ثابت فرمایا کہ فقہ حنفی ہر زمانہ میں صحیح اور پورا اترتا ہے۔ نتیجہ کیا ہوا کہ اس گدائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت اہل سنت کا شعار بن گیا اور " بریلوی رضوی اہل سنت کا نشان بن گیا "

بڑے صوفیائے کرام اور پیران عظام اور علماء کرام اپنے بریلوی مسلک کا اظہار فرما کر نازاں و فرحاں ہیں۔ بلکہ اب صرف حنفی چشتی قادری کے استعمال سے کسی شخص کے صحیح العقیدہ سنی ہونے کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

آپ کی شاعری صرف اللہ و رسول اللہ کی خوشنودی کے لئے ہی تھی۔ حدائق بخشش اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ نے حمد و نعت و مدح بزرگانِ اسلام کے لئے ہی اشعار موزوں فرمائے۔ اور نعتیہ شاعری میں آپ کے مقابلہ کا کوئی شخص نظر نہیں آتا۔ آپ کا سلام " مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام " ہر جگہ گونج رہا ہے اور تمام اہل سنت کے دلوں کو محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گنجینہ بنا رہا ہے۔

اگر آپ نے سیاسیات کی طرف توجہ فرمائی تو کانگریسی احراری علماء کے نظریہ کو رد فرماتے ہوئے صاف اور واشگاف الفاظ میں ثابت کیا کہ مسلمان ایک علیحدہ قومیت ہے جس کے نتیجہ میں ہم آج خطۂ پاکستان بنا چکے ہیں۔

علماء اہل سنت خواہ وہ ہند و پاک کے ہوں یا حرمین شریفین کے انہوں نے تو ہر رنگ میں آپ کی مدح فرمائی اور امام وقت اور مجدد مائۃ الحاضرہ تسلیم کیا لیکن آپ کی جلالت کو چار چاند لگانے کے مترادف ہے کہ مخالفین بھی آپ کے علم و فن کی عظمت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان اختلاف رکھنے والے علماء میں جنہوں نے آپ کی مدح و توصیف فرمائی خصوصاً مولانا مودودی ماہر القادری۔ معین الدین ندوی۔ محمد ایوب قادری۔ انتظام اللہ شہابی۔ رئیس امروہی اشرف علی تھانوی۔ شورش کاشمیری۔ سید سلیمان ندوی۔ محمد شبلی اعظمی۔ مرتضیٰ احسن۔ فضل عظیم۔ محمد علی جوہر۔ محمد انور شاہ کاشمیری۔ اعزاز علی۔ عامر عثمانی اور شبیر احمد عثمانی جیسے علم

بزرگ شامل ہیں۔

سبائی فتنہ کے رد میں اعلیٰ حضرت کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں رسالہ ہٰذا "الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ" بھی کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ اب نایاب تھی عزیز محتشم حبیب الرحمٰن نے اسے شائع کرنے کا اظہار فرمایا تو یہ چند سطور اعلیٰ حضرت کے مختصر تعارف کے طور پر تحریر کر دی ہیں ورنہ آپ کے حالات زندگی کے لئے ہزاروں صفحات بھی ناکافی ہیں۔ آپ کی سوانح کے سلسلہ میں قریباً ساٹھ ستر کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے متعارف ہونے کے لئے جناب الحاج حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری نے مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے روڈ لاہور بنا رکھی ہے۔ جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں متعدد رسائل شائع ہو کر مفت تقسیم ہو رہے ہیں۔ شائقین ان سے رجوع فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت موصوف ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ (مطابق ۱۹۲۱ء) کو اس جہانِ فانی سے عالم بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔ آپ کا عرس کسی نہ کسی رنگ میں دنیا بھر میں ۲۵ صفر کو منایا جاتا ہے۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ پاک و ہند کے علاوہ دیگر کئی مسلمان ممالک میں موجود ہیں۔ آپ کی کئی نایاب کتب اب غیر ممالک میں شائع ہو رہی ہیں۔ ترکی کے السید حسین حلمی متعدد کتب مفت شائع کر رہے ہیں۔ ان دنوں آپ کے فرزند ارجمند حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج محمد مصطفٰے رضا خاں مدظلہ العالی بریلی شریف میں زیب سجادہ ہیں جو خدمتِ دین متین فرما رہے ہیں۔

ابوالاحسن محمد محبوب الٰہی رضوی

— بتاریخ —

۳۰ رجب المرجب ۱۳۹۰ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

از انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعد ۱۳۰۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت والجماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت "کلمہ خلیفہ رسول اللہ بلافصل" کہنا اختیار کیا ہے۔ پس اہل سنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے یا نہیں اور اس کے انسداد میں کوشش کرنا باعث اجر ہوگی یا نہیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّخُلَفَائِہٖ الْاَرْبَعَۃِ الرَّاشِدِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط ہ

الحق یہ کلمۂ مغضوبہ، مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرّا ہے اور اس کا سننا ایک سنی کے لئے بمنزلۂ تبرّا سننے کے نہیں بلکہ یہ حقیقتاً تبرّا سننا ہے۔ والعیاذ باللّٰہ ربّ العالمین ہ

تبرّا کے معنی اظہار برات و بیزاری جس پر یہ کلمۂ خبیثہ نہ کنایۃً بلکہ صراحتاً دال ہے کہ اس کلمہ میں بالتصریح خلافت راشدہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نفی ہے۔ اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ سیّد حضور پُرنور سید عرب و عجم صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد تختِ خلافت پر جلوس فرمانا۔ فرمان و احکام جاری کرنا، نظم و نسق ممالک اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و بزم کی باگیں اپنے دستِ حق پرست میں لینا، وہ تاریخی واقعہ مشہور اظہر من الشمس ہے۔ جس سے دنیا میں موافق و مخالف یہاں تک کہ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان محبّان خدا و نوابانِ مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا معنی یہی ہے۔ ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرت مولیٰ علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہٗ الاسنے میں منحصر تھا۔ جب بحکم الٰہی خلافت راشدہ اول ان تین سرداران مومنین کو پہنچی۔ روافض نے انہیں معاذ اللّٰہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا۔ اور تقیہ شقیّہ کی بدولت حضرت اسد اللّٰہ الغالب کو عیاذاً باللّٰہ سخت نامراد و بزدل و تارک حق و مطیع باطل بتایا:۔ ع دوستی بے خرداں دشمنی است

[illegible] رافض کے طور پر حضرت مولیٰ علی معاذ اللّٰہ بزدل تارک حق مطیع باطل ٹھہرے۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا تو لاجرم لفظ "بلافصل" میں جو نفی ہے اس سے نفی لیاقت و استحقاق مراد۔ تو اس مہمل لفظ میں غضب و ظلم و انکار حق و اصرار باطل و مخالفتِ دین اختیار دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قوم رافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے۔ سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی برات و بیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرّا اور کس چیز کا نام ہے۔ میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص کہے (قوم شیعہ میں لعد عبدالرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۶ھ میں انتقال کیا۔ بلافصل بہار الدین اہل ہونے سے محفوظ اور نظاہر نام اسلام سے محفوظ ہے) تو کیا اس نے ان دونوں کے بیچ میں جتنے شیعے گذرے، مثلاً طوسی و حلی و کلینی و ابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر و ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہلِ حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے۔ اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکم کفر و لعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات اعلانیہ برسرِ بازار ہر روز پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہوگا۔ یا وہ اسے صریح اپنی توہین و تذلیل نہ سمجھیں گے۔ حالانکہ اس کے بیچ میں جتنے شیعہ گذرے کسی کی مدح و عقیدت شیعہ کے اصولِ مذہب میں داخل نہیں۔ نہ معاذ اللہ قرآن و حدیث یا اقوالِ آئمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان لوگوں کی نیک و خوبی پر دال۔ پھر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کی ثنا، و مدحت و ادب و عقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات و احادیث حضرتِ رسالت و اقوال آئمہ اہل بیت صلوات اللہ علیہ و علیہم سے ان کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال۔ ان کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جانا کیوں کر ہماری توہین مذہبی نہ ہوگا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا۔

غرض یہ تو وہ روشن و بدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ دیجئے اس سے واضح تر نہ ہوگا

ف ۱ حضرات خلفائے ثلثہ کی ثنا و مدحت ادب و عقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے

ف ۲ رافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلافصل وغیرہ زیادات کی موجد ایک ملعون قوم ہے

مجھے بتوفیق اللہ عزوجل یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو رافض حال نے سنیوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں اُن کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔ اُن کی حدیث و فقہ کی رو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے۔ جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں۔ اُن کے نزدیک بھی اس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز اور گناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے۔ اُنکے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجد ایک ملعون قوم ہے جنہیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں۔ میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دوں گا اور ان کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا۔ وباللہ التوفیق ولہ الحمد علی اراءۃ سواء الطریق۔

سند امر اوّل: شرائع الاسلام: شیخ حلی مطبوعہ کلکتہ مطبع گلدستہ نشاط ۱۲۵۵ھ صفحہ ۳۴ پر ہے: الاذان علی الاشهر ثمانیة عشر فصلا التکبیر اربع والشهادة بالتوحید ثم بالرسالة ثم یقول حی علی الفلاح وحی علی الصلوة ثم حی علی خیر العمل والتکبیر بعده ثم التهلیل کل فصل مرتان ۵ ترجمہ: اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں۔ تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار) حفید حلی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے: هذا مذهب اصحاب لا اعلم فیه مخالفا والمستند فیه ما رواه ابن بابویه والشیخ عن ابی بکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبد الله علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اشهد ان لا اله الا اللّٰه۔ اشهد ان لا اله الا اللّٰه۔ اشهد ان محمد رسول۔ اشهد ان محمد رسول اللّٰه حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح - حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل۔ اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر، لا اله الا اللّٰه والاقامة کذلک وعن اسماعیل الجعفی قال سمعت اباجعفر علیه السلام یقول الاذان والاقامة خمسة وثلثون حرفا فعد ذلک بیده واحدا واحدا الاذان ثمانیة عشر حرفا والاقامة سبعة عشر حرفا واشار المصنف بقول علی الاشهر الی ما رواه الشیخ بسنده الی الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن عبد الله بن

سنان قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الاذان فقال تقول اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح حی علی الفلاح۔ حی علی خیر العمل۔ حی علی خیر العمل۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۲۔ وروی زرارۃ والفضیل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام نحو ذلک وحکی الشیخ فی ن عن بعض الاصحاب تربیع التکبیر فی آخر الاذان وھو شاذ مردود بما تلونا من الاخبار۔ اھ۔ ملخصاً۔ ترجمہ :۔ اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ نے ابو بکر حضرمی و کلیب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے اذان یوں بیان فرمائی۔ اللہ اکبر (۴) اشہد ان لا الہ الا اللہ (۲) اشہد ان محمد رسول اللہ (۲) حی علی الصلوٰۃ (۲) حی علی الفلاح (۲) حی علی خیر العمل (۲) اللہ اکبر (۲) لا الہ الا اللہ (۲) اور فرمایا اسی طرح تکبیر ہے اور اسماعیل جعفی سے روایت ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ اذان و تکبیر کا مجموعہ پینتیس ۳۵ کلمے ہے۔ پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گنے اذان اٹھارہ کلمے اور تکبیر سترہ اور وہ جو مصنف (یعنی حلی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر اذان کے اٹھارہ کلمے ہیں۔ وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو شیخ نے بسند خود حسین بن سعید اس نے نصر بن سوید، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اذان کو پوچھا۔ فرمایا یوں کہہ اللہ اکبر (۲) اشہد ان لا الہ الا اللہ (۲) اشہد ان محمد رسول اللہ (۲) حی علی الصلوٰۃ (۲) حی علی الفلاح (۲) حی علی خیر العمل (۲) اللہ اکبر (۲) لا الہ الا اللہ (۲) یعنی اس حدیث میں شروع اذان صرف دو تکبیر ہے تو اذان کے سولہ ۱۶ ہی کلمے رہیں گے۔ اور زرارہ و فضیل نے بھی امام ممدوح سے یونہی روایت کی۔ انہوں نے بعض امامیہ سے آخر اذان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے۔ بسبب ان حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں۔ شہید شیعہ ابو عبد اللہ بن مکی لمعہ دمشقیہ میں لکھتا ہے :۔ یکبر اربعا فی اول الاذان ثم التشہدان ثم حیعلات الثلث ثم التکبیر ثم التھلیل۔ مثنی فھذہ ثمانیۃ

عشر فصلا - فهذا جملة الفصول المنقوله شرعًا .... ولا یجوز اعتقاد شرعیة غیر هذه الفصول فی الاذان والاقامة کالتشهد بالولایة لعلی - ملخصًا ؎

اول اذان میں چار بار اللہ اکبر کہے پھر دونوں شہادتیں پھر تینوں حی علی، پھر اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار، یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوئے - ان کے سوا اذان و اقامت میں اور کسی کو مشروع جاننا جائز نہیں - جیسے اشہد ان علیًا ولی اللہ ؎

سند امر دوم :- اسی مدارک میں ہے الاذان سنة متلقاة من الشارع کسائر العبادات فیکون الزیادة فیه تشریعًا محرمًا کما یحرم زیادة ان محمدا و اٰله خیر البریة فان ذلک وان کان من احکام الایمان الا انه لیس من فصول الاذان - ترجمہ :- اذان ایک سنت ہے، جسے شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا - مثل اور عبادتوں کے تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا، اپنی طرف سے نئی ایجادِ شریعت ہے اور یہ حرام ہے، جیسے ان محمدًا و آلہ خیر البریہ کا بڑھانا حرام ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات نہیں - اسی میں ہے الاذان عبارة متلقاة من صاحب الشرع فیقتصر فی کیفیتها علی المنقول والروایات المنقوله عن اهل البیت علیهم السلام خالیة عن هذا اللفظ فیکون الاتیان به تشریعًا محرمًا - ترجمہ: اذان ایک عبادت ہے کہ صاحبِ شرع صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام ہے -

---

ف : بعض آئمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشہد ان علیًا ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا ناجائز ہے -

ف : بعض پیشوایانِ روافض کی تصریح کہ ۱۸ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گڑھنا ہے - اور یہ حرام ہے -

سند امر سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین وارکان مذہب سے ہے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامۃ للمؤذنین میں لکھتا ہے روی ابوبکر ن الحضرمی وکلیب ن الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ لھما الاذان فقال اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ وقال مصنف ھذا الکتاب ھذا ھو الاذان الصحیح لا یزاد فیہ ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنھم اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان محمد وآل محمد خیر البریۃ مرتین وفی بعض روایاتھم بعد اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان علیا ولی اللہ مرتین ومنھم من روی بدل ذلک واشھد ان علیا امیر المؤمنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ وانہ امیر المؤمنین حقا وان محمد وآلہ صلوات اللہ علیھم خیر البریۃ۔ ولکن لیس ذالک فی اصل الاذان وانما ذکرت ولک لیعرف بھذہ الزیادۃ المتھمون بالتفویض المدلسون انفسھم فی جمتنا۔ ترجمہ: ابوبکر حضرمی وکلیب اسدی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے راوی کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی۔ اللہ اکبر (۴) اشھد ان لا الہ الا اللہ (۲) اشھد ان محمد رسول اللہ (۲) حی علی الصلوٰۃ (۲) حی علی الفلاح (۲) حی علی خیر العمل (۲) اللہ اکبر (۲) لا الہ الا اللہ (۲)۔ مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا جائے اور نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گڑھیں اور اذان میں محمد وآل محمد خیر البریۃ بڑھایا اور انہیں کی بعض روایات میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد "اشھد ان علیا ولی اللہ" دوبار آیا ہے اور ان کے بعض

ف: امام روافض کی تصریح کہ اشھد ان علیا ولی اللہ اور اس کے مثل زیادت زرقۂ مفوضہ ملعونہ ہے جو براہ مکر اپنے آپ کو ہمارے گروہ سے بتاتے ہیں۔

نے اس کے بدلے "اشہدان علیاً امیر المومنین حقا" دوبار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام تمام جہان سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے اس لئے ذکر کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ میں) داخل کرتے ہیں۔ دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شرح میں وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا ہے کہ لعنہم اللہ تعالیٰ۔ اللہ ان پر لعنت کرے۔

تنبیہ لطیف:۔ جس طرح بحمد اللہ ہم نے یہ امور پیشوایان شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہی مناسب کہ اس کلمۂ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہیں کے معتمدین سے ثابت کر دیا جائے۔ صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا۔ اس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمہ کا سب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت۔ ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے:۔ المفاخرۃ لاتنفک عن السباب اذ المفاخرۃ انما تتم بذکر فضائل لہ وسلبہا عن خصمہ او سلب رذائل عنہ واثباتہا لخصمہ وھذا ھو معنی السباب۔ اھ

ترجمہ:۔ دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل وکمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو ان سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبرّی اور اپنے مقابل کے لئے انہیں ثابت کرے۔ اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں۔ نقلہ بعض محشی الروضۃ البھیۃ شرح اللمعۃ الدمشقیہ علیٰ ھامشہا من کتاب الحج فی تفسیر السباب (صفحہ ۱۶۱) اب کہئے کہ خلافت حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں۔ ضرور کہئے گا کہ اعلیٰ فضائل سے ہے اور اب کہئے کہ "خلیفہ رسول اللہ" کہہ کر آپ نے اسے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لئے ثابت اور "بلا فصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے سلب کیا یا نہیں؟ اقرار

کے سوا کیا چارہ ہے اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام تو کیا محل انکار رہا۔ کہ یہ مبغوض کلمہ معاذاللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایانِ دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے۔ پھر تبرّا نہ بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

ہاں اب دادِ انصاف طلب ہے!

اگر بالفرض یہ کلمۂ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلِ سنت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسمِ مذہبی پر نظر ہے۔ اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمۂ مذکورہ خود ان کے مذہب میں بھی نہیں۔ نہ صاحب شرع صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت، نہ حضرات آئمہ اطہار سے اس کی اجازت۔ نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترکیب اور کیفیت بلکہ خود انہیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرفاً تما بڑھانا بھی حرام ہے کہ "اشہدوان علیاً ولی اللّٰہ" اور یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو بہ اتفاق اہل سنت و شیعہ کافر ہیں تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی مذسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کر سکتے۔ بلکہ یقیناً سوا اس کے کہ اہل سنت کو آزار دینا اور ان کا دل دکھانا اور ان کی مذہبی توہین کرنا مد نظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں۔

سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی ۱۲ اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کر سکتا جس میں دوسرے فریق کی توہین مذہبی یا اس کے پیشوایانِ دین کی اہانت ہو نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلاف۔ مذہب ملعون کا فرول سے سیکھ کر یوں اعلان کریں اور ہمارے پیشوایانِ دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر کر جو بتصریح انہیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دکھائیں کیا اب ہند رافض کی سلطنت ہے ۔ یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہو گئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کر لی جس کے باعث ارتکاب جرم میں دہشت نہ رہی۔

قال اللہ المشتکے وعلیہ البلاغ وھو المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین ۝

عبدہٗ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم